الحمد للہ

إِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ

مژدہ مومنین سعادت آئین کو کہ بفضل خالق آسمان و زمین

مثنوی محتوی مثوبات معاد مسمی بنیاد اعتقاد

از نتائج فکر نقاد و طبع وقاد جناب اجتہاد مآب تقدس نصاب

جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول فخر المحققین مفخر

المومنین العالم العامل الحبر الکامل منبع الفضائل مجمع الفواضل مولانا

و مقتدانا اکمل الناس المفتی السید محمد عباس لا زالت شموس افاداتہ طالعۃ

انوار افاضاتہ ساطعۃ واسطے تعلیم عقائد حقہ اطفال و نساء مومنین کے بہ تصحیح جناب

فضائل مآب الفاضل الالمعی و الکامل اللوذعی زبدۃ المصنفین جناب مولوی

مرزا محمد حسین لا زالت حیاض فضائلہ مترعۃ و ریاض کمالاتہ مبتسمۃ

باہتمام مرزا آغا علی صاحب مطبع محمدی میں قالب طبع میں آئی

سنہ ۱۲۸۲ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد از سپاس و حمد خداوند کبریا
نعت و درود و سید و سردار انبیا

تعریف و مدح حیدر کرار کیجیے
وصف و ثنای عترت اطہار کیجیے

سبب نظم

لکھتا ہون اسکے بعد کچھہ اب دین کے اصول
یعنی طریق پیروی عترت رسول

ماہر زبان ہند سے واللہ مین نہین
ہندی کے روزمرہ سے آگاہ مین نہین

تازی و فارسی کی تو کچھہ مشق ہی ہوے
ہندی کی مجھکو فکر نہ ابتک کبھی ہوے

شاعر کبھی تو ذکر خط و خال کرتے ہین
گاہے ثنا بآرزوے مال کرتے ہین

ہے ذکر اس رسالہ مین اصل اصول کا
بنیاد اعتقاد ہے کہئیے تو ہے بجا

جو کچھہ ہوا ہے نظم بقصد ثواب ہے
اطفال اور نسا کے لئے یہہ کتاب ہے

منظور علم و فضل کا اظہار کچھہ نہین — تعریف مجھکو خلق سے کیجے درکار کچھہ نہین

معنو نکا ہے خیال کہ کذب و خطا نہو — الفاظ مین تناسب شعری ہو یا نہو

ہوتا نہین شمار مدیرے سیئات کا — شاید یہی وسیلہ ہو اپنی نجات کا

آیا ہے چند بیت مین کچھہ ذکر اہلبیت — ہو جائے گر قبول تو کافی ہی ایک بیت

لکھنا ہے میرا کام ترا کام فہم ہے — کرتا ہون وہ کلام کہ جو عام فہم ہے

اس سے غرض نہین ہے کہ بچا سکون نہو — نہ اس سے ہے مفاد کہ اظہار نون ہو

تصنیف کم سنی مین کیا اس کتاب کو — یہہ ہدیہ ردنہ دیا شیخ و شاب کو

دیکھے بہت رسالہ حدیث و کلام کے — لکھے ہین چند حرف مناسب عوام کے

گر ترجمہ مین مجھہ سے ہوئی ہو خطا کہین — اصلاح کی امید ہے خوردہ کی جا نہین

ہے کونسا بشر کہ مبرا خطا سے ہے — عصمت فقط عنایت و لطف خدا سے ہے

توحید

پہلے خدا کو جان کہ کیا اوسکی ذات ہے — ہستی پہ جس کے شاہدی کائنات ہے

خالق ہے لامکان ہے بدن سے بنا نہین — زندہ ہے اوسکی ذات کو ہرگز فنا نہین

قادر ہر ایک چیز پہ ہے جو چاہے جو کرے — پیدا ہزارہا سے جہان چاہے تو کرے

سنتا ہے دیکھتا ہے نہ پر آنکھہ کان سے — کرتا ہے وہ کلام نہ لیکن زبان سے

دانا ہر ایک امر کا ہے بے خبر نہین | تنہا ہے لاشریک ہے آتا نظر نہین

عدل

راضی نہین وہ کفر و گناہ و فساد کا | کرتا ہے قصد خیر کا اور عدل و داد کا

مسئلہ عینیت صفات

ہے علم اوسکو قبل سے سب کائنات کا | زائد نہین ہے ذات پہ ہے عین ذات کا

صورت ہمارے دل مین جو آتی ہے چیز کی | آتی ہے اوسکے ہوتے ہی صورت تمیز کی

ہوتا نہین بغیر تصور کے علم سے | علم خدا مین اوسکی فقط ذات کافی ہے

جب تک نہ آئے صورت علمیہ ذہن مین | ہوتا نہین ہے علم کسی چیز کا ہمین

لیکن خدا کے علم مین یہ بات کچھہ نہین | صورت نہین نہ ذہن بجز ذات کچھہ نہین

صورت یہان پہ کشف جو اسرار کرتی ہے | خالق کی ذات پاک وہی کار کرتی ہے

قوت ہماری ذات پہ زائد ہے بیگمان | ہو جائین گر مریض تو قوت رہے کہان

ذات خدا سے قوت و قدرت نہین جدا | کرتا ہے اپنی ذات سے افعال سب خدا

کر لے قیاس اسیطرح اے طبع نکتہ رس | عینیت صفات کے معنی یہی ہین بس

مسئلہ جبر و اختیار

بندون کو نیک و بد سے خبردار کر دیا | تفویض کی نہین ہے نہ بیکار کر دیا

بندون کو اختیار دیا ہے امور پر
کرتا نہین عذاب کسی بے قصور پر

گذرے ہین گرچہ علم الہی مین خیر و شر
ان کامون مین قضا و قدر کا نہین اثر

تاثیر گر قضا کرے ہر کار و بار مین
کاہکو پھر عذاب ہو دار القرار مین

قاتل سے حکم کاہکو ہو انتقام کا
کیا عیب ہو جہان مین فعل حرام کا

لیکن امور خیر مین توفیق ہوتی ہے
لطف خدا نہووے تو تعویق ہوتی ہے

تقدیر ایک وہ ہے کہ ٹلتی نہین کبھے
تدبیر اوسکے سامنے چلتی نہین کبھے

اور دوسرے کے حکم مین تغیر ہوتی ہے
جو کار نیک کیجئے تاثیر ہوتی ہے

رد ہوتی ہے دعا سے جو محکم نہو قضا
قسمت کا جو بدا ہے تو اوسمین نہین بدا

نبوت

پیدا کیا ہے ہمکو عبادت کے واسطے
بھیجا پیمبرون کو ہدایت کے واسطے

پیغمبرون پہ سہو و خطا کچھہ روا نہین
کوئی گناہ عمر بھر اونسے ہوا نہین

قران مین جن پیمبرون کے نام ہین لئے
اون سب کا اعتقاد بہ تفصیل چاہئے

اور جنکا ذکر حق نے مفصل کیا نہین
اون سب کا نام جاننا لازم ہمکو نہین

توریت حق نے حضرت موسی کو کی عطا
انجیل دی مسیح کو قران ہمین دیا

داود کی کتاب الہی زبور ہے
ان چارون کا یقین بھی ہمکو ضرور ہے

ذکر پیغمبر خدا

اب ذکر مصطفے کا کرون آب تاب سے — بہتر جہان مین کوئی نہین اوس جناب سے

منسوخ اون سے ہو گئے سب دین سربسر — تاحشر اون کا دین رہیگا زمین پر

اعجاز سے جو جانب مہتاب رخ کیا — ایک اونگلی کے اشارہ سے دو ٹکڑے کر دیا

معراج اوس مکان مین ہوئی آسمان پر — جبرئیل کا گذر بہی نہ تہا جس مکان پر

قران ہی معجزہ ہے جناب رسول کا — ہے اوسمین آب و رنگ مبارک کے پہول کا

لبریز ہے تمام خبرہاے غیب سے — خالی ہے مثل ذات خدا عیب ریب سے

ہے وہ فصاحت اوسمین کہ جو لاجواب ہے — لاریب یہہ کتاب خدا کی کتاب ہے

اجداد مصطفے کے موحد تہے سب کے سب — کرتے تہے اپنے طور پر وہ بندگی رب

والد علی کے نام ابوطالب اونکا تہا — مسلم تہے اور ناصر پیغمبر خدا

ذکر امامت

جب مصطفے نے دار فنا سے سفر کیا — حیدر کو اپنے بعد امیر بشر کیا

فرمایا چہوڑے جاتا ہون مین اہلبیت کو — جو اونکے راہ پر ہو وہ گمرہ کبہی نہو

مشہور ہے حدیث ہی خم غدیر کی — ظاہر خلافت اوس سے ہے حضرت امیر کی

اخبار بیشمار ہین لکہون مین تاکجا — حاصل یہہ ہے کہ کہتے تہے پیغمبر خدا

یہ ہے میرے بعد تب پسر اسر علی کا حکم — جسپر ہے میرا حکم ہے اوسپر علی کا حکم

ہارون کا جو کہ مرتبہ موسی کے بعد تہا — ہے وہی میرے بعد علی کا بہی مرتبا

ذکر امام اوّل

پہلے امام شیعون کے ہین مرتضیٰ علی — جسکو پکارتے ہین مصیبت مین یا علی

وہ مصطفے کے بہائی ہین داماد اور وزیر — ہین علم و زہد و جود و سخاوت مین بے نظیر

جو کچھہ کہا خدا نے نبی نے بیان کیا — جو راز تہا نہان وہ علی نے عیان کیا

وہ ہے علی کہ جسکا سلونی کلام تہا — سینہ مین جسکے علم لدنی تمام تہا

نازل ہوا ہے شان مین حضرت کے ہل اتی — جبریل نے انہین کے کہا حق مین لافتی

تہے مصطفے کے لب پہ مناقب امیر کے — قرآن مین بہرے ہین سراسر امیر کے

گہنا رہے ہین آپ ہمیشہ ہزار سے — قایم کیا ہے دین نبی ذوالفقار سے

حیدر وہ ہے کہ دست خدا ہے جسکا علم — جسنے کہ دوش پاک نبی پر رکہا قدم

نفس نبی ہے دین کا شہنشاہ ہے وہی — غالی کا ہے گمان کہ اللہ ہے وہی

ہر چند یہہ گمان غلط کفر ہے غلو — لیکن نہین علی کے فضائل مین گفتگو

بندے تہے وہ خدا کے اگرچہ خدا نہ تہے — حق اون کے ساتہہ تہا کہ وہ حق سے جدا نہ تہے

حیدر وہ ہے کہ کرتے تہے جب طاعت خدا — وحشت سے کانپتا تہا بدن سر سے تا بپا

مطلق خبر نہ رہی تھی اعضائے جسم سے
نزدیک تھا کہ روح نکل جائے جسم سے

شق کرکے جسم پاک سے پیکان نکال لیے
حضرت کو کچھہ خبر نہ ہوئی اپنے زخم کی

عبدالحمید معتزلی کا کلام ہے
کرتا ہے مدح شاہ کی اچھا کلام ہے

کہتا ہے کیا رقم کروں حیدر کے شان مین
آتے ہین کب علی کے فضائل بیان مین

اعدا کہا کیے ہین برا اون کو سالہا
کرتا تہا جو کہ مدح علی مارا جاتا تھا

سمجھی تو یہہ حدیثین نہ پڑہتی تہین کہین
جہوٹی حدیثین بنتی تھین اغیر دنکی شان مین

حضرت کا رتبہ دوست و دشمن چہپا گیے
وہ بغض و دشمنی سے تو یہہ خوف جان سے

اسپر بہی کیسا شہرہ فضل و کمال ہے
شمع خدا کو گل کرے کسکی مجال ہے

روشن ہے ان کے نور سے کون و مکان ہنوز
پڑہے ثنا سے انکے زمین و زمان ہنوز

دشمن تھے انکے عایشہ بوبکر اور عمر
عثمان اور معاویہ ان سب پہ لعن کر

ملجم کا بیٹا محو تہا عشق قطام مین
حیدر کو اوسنے مارا ہے ماہ صیام مین

حضرت نے اوسکے ساتہہ بدی کی تہی کچہہ نہین
لعنت ہے اوس پہ سب سے شقی تر تہا وہ لعین

ذکر عایشہ

وی تہی خبر رسول علیہ السلام نے
ازواج سے کہا تہا یہہ خیر الانام نے

تم مین سے ایک لڑیگی حیدر سے جائیگی
آواز سگ مقام مین حواب کے آئیگی

جو اوسکا ساتھہ دیوین ہوگئے سب ہلاک
پہر عایشہ سے کہنے لگے رہتو خوفناک

باہر کہین نہ پہر گھر سے جائے تو
ایسا نہو کہ لڑنے کو حیدر سے جائے تو

عثمان سے ہمیشہ تہی نالان عائشہ
دیتی تہی اوس کے قتل کا فرمان عائشہ

جب قتل وہ ہوا تو طرفدار بن گئی
لڑنے علی سے چہوڑ کے اپنا وطن گئی

پیچھے ساتھہ اوس لعینہ کے ملعون کئی ہزار
سب فوج گرد پہیرین وہ اونٹ پر سوار

جو آپکے کتے عوعو فریاد کرتے تہے
یہہ سگ نہ کچھہ سمجھتے تہے بیداد کرتے تہے

زخمی ہوا شتر سے بہت سینہ چہن گئے
پاؤن کٹے جو اوس کے لعین بادبن گئے

ذکر طلحہ و زبیر

طلحہ زبیر دونو بڑے نابکار تہے
دشمن علی کے عائشہ کے دوستدار تہے

پہلے تو آکے دونو نے بیعت علی سے کی
پہر عائشہ سے مل کے عداوت علی سے کی

ساتہہ اوسکے آئے لڑنیکو حیدر سے وہ شقی
سنی یہہ جانتے ہین کہ تہے دونو جنتی

ذکر ابوبکر و عمر

جب مبتلا ہوئے مرض الموت مین نبی
ایک فوج جنگ روم کی جانب روانہ کی

سرداری کا اسامہ کو نام و نشان دیا
بوبکر او عمر کو بہی ساتہہ ہی وان کیا

جاتا کہ شہر پاک رہے بغض و کینہ سے
جو دشمن علی ہین وہ نکلین مدینہ سے

تا بعد انتقال رسالت مآب کے
رخنہ ہوئے مرتبہ میں بوتراب کے

کھینچے رہے رسول خدا جلد جا میں سبب
اور جو بچا سے لعن خدا او سپاہ اور غضب

تا مرگ مصطفے کی زبان پر رہا ہے
کب سنتے تھے کلام پیمبر کا وہ شقی

جانا کہ اب نبی کا دم واپسیں ہے
ہرگز نہ اس مرض سے بچیں گے یقین ہے

جو شہر میں ہیں تو خلافت لیے ہمیں
روئے زمین کی ساری حکومت لیے ہمیں

آخر رہے رسول کی لعنت قبول کے
دی بعد مرگ روح کو ایذا رسول کے

دیتے تھے غسل نعش مطہر کو مرتضے
کرتے تھے دفن وکفن پیمبر کو مرتضے

بوبکر اور عمر سے تھے کچھ اور ہی خیال میں
کب ہوتے تھے شریک مصیبت کے حال میں

چھینتا تھا ایک قوم کا دوڑا اور دھرے لعین
تدبیر تھی یہی کہ خلافت لیے کہیں

سہان اہلبیت میں غم و ماتم ہوا کیا
بوبکر کو عمر نے خلیفہ بنا دیا

توڑا کسی کی تیغ کو گالی کسی کو دے
رو ندا کسی کو پاؤں سے بیعت بزور لے

کہتا رہا اسامہ کہ تجھکو ہے مجھسے کام
ہے زیر حکم میرا کہاں سے بنا امام

سنتا تھا کب کسی کی ابوبکر بے حیا
کیا ڈر کسی کے طعن سے مطلب تو مل گیا

چھینا علی کے حق کو بنا وہ لعین امام
جب تک جیے امام رہے غم میں صبح و شام

تا زندگی فاطمہ گھر میں رہے علی
بعد از بتول اون سے بھی بیعت عمر نے لی

پہلے تو کچھ تھا پاس رسالت پناہ کا
پھر کون تھا کہ ہوتا مددگار شاہ کا

سب جانتے تھے مرتبہ حضرت امیر کا
چھپتا کبھی بھی نور ہے بدر منیر کا

کہتا تھا خود کہ ترک کرو مجھکو تم کہین
ہوتے علیؑ کے تم سے فضیلت مجھے نہین

لیکن لگا جو مرنے خلافت عمر کو دے
تا بعد مرگ کے بھی پہنچتی رہی بدی

جس روز جانشین نبی وہ لعین ہوا
شیطان کو خوشی ہوئی برباد دین ہوا

کچھ خوف تھا نہ اوسکو جناب رسول کا
کرتا تھا کب لحاظ سے علیؑ و بتول کا

جب حضرت رسول کا تھا وقت آخری
مانگی قلم دوات عمر نے نہ دی نہ دی

فرمایا تھا کہ لکھون کا مین ایسے امر کو
تا جسکے بعد تمکو ضلالت کبھی نہ ہو

کہنے لگا لعین کہ شدت ہے درد کی
بیہودہ واہیات یہ باتین ہین درد کی

سمجھا علیؑ کو کرتے رہے ہین سدا وصی
لکھ دین گے صاف ہوئے خلیفہ میرا علی

القصہ بعض کہتے تھے لا دو قلم دوات
بعضون نے مان لی عمر بیحیا کی بات

اصحاب مصطفےٰ مین عجب شور و غل ہوا
گویا کہ چوک خاتم رسل ہوا

حضرت نے حال دیکھا ہوئے کچھ اداس سے
غصہ سے تب کہا کہ اٹھو میرے پاس سے

دیکھو تو کفر و بے ادبی کے کلام کو
ناخوش کیا رسول علیہ السلام کو

مشہور ہے جہان مین خلق محمدی
فتنہ ان مین جیسے کہ بزرگی خدا کی دی

لیکن عمر سے خلق نبی کا بہی تنگ تھا
کتا تہا یا نہنگ تہا دل تہا کہ سنگ تہا

ابن ابی الحدید نے اسطرح سے لکھا
ہوتا تھا جب خلیفہ خفا کاٹ کھاتا تھا

لکھتے ہیں سنیون کے محدث بڑے بڑے
پیشاب کرتا تھا خلیفہ کھڑے کھڑے

مانع اس امر سے ہوئے سردار انبیا
لیکن نہ اون کے قول پہ اوس نے عمل کیا

تھی جاری اوس پلید کی عادت اسطرح
کہتا تھا ہے دبر کی حفاظت اسیطرح

سنت پر اپنی قائم جو دائم تہا وہ خبیث
لکھی ہے سنیون کی کتابون مین یہہ حدیث

جمع الجوامع ایک سیوطی کی ہے کتاب
لکھی ہے اوسمین نقل یہہ اوس نے بآب و تاب

ایک شخص تھا نماز حق سے نیاز مین
کوڑا اوسے عمر نے لگایا نماز مین

اوس نے کہا اشارہ سے بیٹھا اس مقام پر
جب پڑھ چکا نماز تو بولا کہ اے عمر

کس وجہ سے نماز مین ایذا یہہ مجھکو دی
بولا کہ بعد عصر نماز اور کیون پڑھی

اوس شخص نے کہا کہ عبث تو خفا ہوا
پڑھتے تھے یہہ نماز اسی وقت مصطفا

کوڑے سے مارنا ہی عمر کا شعار ہے
منشا ہر ایک شر کا وہی نابکار ہے

مارا ہے تازیانہ شقی نے بتول کو
ایذا سے جسکے ہوتی ہے ایذا رسول کو

دروازۂ علی پہ جو وہ شعلہ خو گیا
آنے مین کچھہ جو دیر ہوئی آگ ہو گیا

توڑا در مدینۂ علم نبی کا در
سرگرم اس پہ تھا کہ جلایا علی کا گھر

ناری کو خوف آتش عقبے کا کچھہ نہ تھا — پاس و لحاظ فاطمہ زہرا کا کچھہ نہ تھا

آل نبی پہ گر نہ وہ کرتا یہہ ظلم و جور — جرأت نہ اہلبیت پہ کر سکتا کوئی اور

جب تک رہا تو کہتا تہا مشکل جو پڑتی تہی — ہوتا عمر ہلاک نہوتے اگر علیؑ

آثار موت اپنے جو آئے اوسے نظر — ٹھہرائے مشورہ کو خلافت کے چھہ نفر

اونمین کیا شمار جناب امیر کو — محروم پھر بھی رکھا نبی کے وزیر کو

عثمان کے شریک تھے اونمین سے دو شقی — ملکر کے اون لعینون نے بیعت اوسی کی

عثمان بنا خلیفہ تو منبر پہ چڑہ گیا — بوبکر اور عمر کے بہی رتبہ سے بڑہ گیا

منبر پہ جا کی بیٹھا نبی کے مقام مین — ہونے لگی زبان کو لکنت کلام مین

کہنے لگا کہ دو نو خلیفہ جو پہلے تھے — خطبہ درست کر کے وہ آتے تھے پہلے سے

قوال تھے وہ دو نو کہ باتین بناتے تھے — میری طرح سے فعل نہ اون سے بن آتے تھے

ہر چند کوئی خطبہ مہیا نہین ہے اب — بعد اسکے خطبہ اور دنونمین سنو گے سب

خطبہ نہ پڑہ سکا یہی کہہ کر اوتر گیا — خفت اوٹہا کے اونکو بہی رسوا ہی کر گیا

قوم بنی امیہ سے وہ نابکار تھا — ہر دشمن رسول کا وہ دوستدار تھا

جو جو کہ دوستدار رسالت پناہ تھے — ہاتہون سے اوس کے خوار و ذلیل و تباہ تھے

جسنے کہ مصطفےٰ کو نہایت ملال تھا — دیتا یہہ اون کو حرمت و تعظیم و مال تھا

مروان ایک دشمن خیر الانام تھا — باپ اوسکا تہا لعین حکم جسکا نام تھا

پیغمبر خدا کا چڑاتا تھا موہنہ شقی
چلنے مین نقل کرتا تھا حضرت کے چال کی

کی بد دعا ہوئے جو خفا سرور زمن
سو ہنہ کج رہا لعین کا پہڑکتا رہا بدن

دولت سرا مین جاتے تھے جب سید الانام
خلوت مین جو کہ ہوتے تھے ازواج سے کلام

حجرہ کے پاس جاکے وہ سنتا تھا کان دہر
دیتا تھا دشمنونکو پہر ان باتون کی خبر

ہرگز وہ باز آتا نہ تھا بغض و کینہ سے
حضرت نے آخر اوسکو نکالا مدینہ سے

عثمان نے حکم کو بڑا مرتبہ دیا
مروان کو مقام وزارت عطا کیا

اصحاب مصطفے مین ابوذر کا مرتبا
ایسا تھا جیسے بحر مین گوہر کا مرتبا

بوذر وہ تھا کہ جسکو غم مال و زر نہ تھا
ڈر تھا خدا کا اوسکو امیرونکا ڈر نہ تھا

تھا عمر بھر وہ فاقے مین اور کھندلون مین
سچا نہ تھا زیادہ کوئی اوس سے خلق مین

عثمان کے زمانے مین ہوتا تھا ظلم و جور
حاکم بنے امیہ سے تھے اون کا تہا دور

بوذر نے جبکہ دیکھا کہ جاتا ہے دین حق
اوس خاصۂ خدا کو ہوا رنج اور قلق

دیتا تھا اوسکو طعنہ سنان زبان سے وہ
کرتا تھا یون جہاد زبان کی سنان سے وہ

عثمان نے بلایا اوسے ملک شام سے
وہ سامنے بھی باز نہ آیا کلام سے

کرنے لگا بیان حدیثین سنی تہین جو
کہنے لگا خلیفہ کہ تو ہے دروغ گو

حیدر نے یہ سخن جو سنا اوس جہول سے
کہنے لگے سنا ہے یہ مینے رسول سے

فرمایا مصطفیٰ نے یہہ بوذر کی شان مین / صادق تر اس سے کوئی نہین ہے جہان مین

آخر کلام شاہ سے برہم ہوا شقی / کہنے لگا کہ خاک ترے مونہہ مین یا علیؑ

حضرت نے بہی جواب مین اوسکے یہی کہا / تاثیر کر گئی شہ مردان کی بد دعا

جسروز اوس لعین کو صحابہ نے مارا ہے / اوس دن سے سینہ لگا جگر پارہ پارہ ہے

بوبکر کا جو بیٹا محمدؐ تہا نیک خو / چہاتی پہ چڑہ کے اوسنے ہلایا تہا داڑہی کو

گہر ہیہ تین روز خلیفہ سڑا کیا / کتّے نے ایک پاؤن بہی اوسکا جدا کیا

جب فکر گاڑنے کی غلامون نے اوسکے کی / دیکہا تو اوسکے مونہہ مین وہ ناپاک خاک تہی

القصہ کی خلیفہ نے بوذر سے دشمنی / بوذر محب تہا اوسکو تہی حیدر سے دشمنی

سنتا تہا کب علیؑ ولی کے کلام کو / قدغن کی اوس لعین نے صحابہ تمام کو

یعنی کوئی نہ ہووے ابوذر سے ہم کلام / پاس اوسکے بہی نہ بیٹہنے پائے کوئی مدام

آخر کیا سلوک یہہ اوس پیر مرد سے / غربت مین اوسکو مارا کس اندوہ و درد سے

جسجا پہ کوئی اوسکا خدا کے سوا نہ تہا / تہی ایک یتیم بیٹی کہ کرتی تہی وہ بکا

جو جو کہ بدعتین ہوئین اوس نابکار سے / باہر ہین حد حصر حساب و شمار سے

قران بہت سے آگ مین رکہکر جلا دئے / پانی مین جوش کرکے بہت سے بہا دئے

ذکر معاویہ

نطفہ حرام کا جو وہ حاکم تہا شام کا / جسکا سگا یزید سے قاتل امام کا

مارا اوسی نے اصل مین عثمان کے تئین
تہمت علی کو قتل کی کرتا تھا پر لعین

لڑتا رہا امیر علیہ السلام سے
جیسی کہ جنگ جنگ سے خیر الانام سے

منبر پہ لعن ہوتی تھی حیدر کو بر ملا
اس فعل کا رواج دیا اس نے سالہا

جعدہ کو لالچ اوس نے زر و مال کا دیا
تب اوس نے جام زہر حسن کو پلا دیا

اوس نے حسن کو زہر کے پانی سے مارا ہے
بیٹے نے سبط کو تشنہ دہانی سے مارا ہے

اکروز مصطفی نے بلایا اوسے کہین
کچھ زہر مار کر کے بیٹھا رہا لعین

فرمایا شاہ دین نے کہ بہوک اسکی کم نہو
کہانے سے سیر اسکا الہی شکم نہو

آخر یہہ بد دعا نبی نے کیا اثر
کہاتا تہا پہیروں سیر نہوتا تہا وہ مگر

ذکر جناب فاطمہ ع

زوجہ علی کی فاطمہ بنت رسول ہین
گیارہ امام جسکے گلستان کے پہول ہین

معصوم ہے گناہ نہین اوسکی شان سے
افضل ہے وہ تمام زنان جہان سے

کرتی رہین خدا کی عبادت وہ عمر بہر
فاقے ہین رنج و غم ہین مصیبت مین کی بسر

جس دم گئین رسول کی تسلیم کے لئے
پیغمبر اوٹھہ کھڑے ہوئے تعظیم کے لئے

عادت یہی ہمیشہ رسول خدا کی تھی
اللہ کس قدر عظمت سیدہ کی تہی

حضرت کو اوس جناب سے الفت کمال تہی
چلنے کے وقت صاف پیمبر کی چال تہی

منقول ہے نبی سے کتابوں میں یہہ خبر — کہتے تھے اوسکی شان میں یوں سید البشر

بیٹی ہے میری فاطمہ لخت جگر میری — ایذا کسی نے اوسکو اگر دی مجھی کو دی

بو بکر جب خلیفہ ہوا بعد مصطفی — چھینا فدک کو فاطمہ زہرا سے کی جفا

کہنے لگا کہ صدقہ ہے یہہ حق ترا نہیں — آل نبی کو ترکہ بنا نا روا نہیں

بستان اہلبیت کو تاراج کر دیا — آل نبی کو قوت کا محتاج کر دیا

جب تک جہان میں ہے بنت رسول خدا — غمگین ہے ملول ہے اور خفا ہے

تا زندگی خلیفہ سے ہرگز نہ بات کی — پہر کہہ گئیں خبر بہی نہ کرنا وفات کی

شیر خدا نے جب وصیت عمل کیا — حاضر نہ ہونے پائے جنازے پہ اشقیا

آزردہ جس سے ہو گئیں دختر نبی — ایسے شقی سے راضی نہو گا خدا کبہی

جہوٹا کرے بتول کے دعوے کو جو لعین — صدیق ہم کہیں اوسے ہرگز روا نہیں

ذکر امام دوم و سوم

اور دوسرے امام حسن ہیں یقین کر — بیٹے علی و فاطمہ کے سب کی راہ بر

اور تیسرے امام ہمارے حسین ہیں — جنکے کہ غم سے خلق میں یہ شور و شین ہیں

یہہ دونو بھائی مخلص پروردگار ہیں — دونو یہہ گلشن نبوی کی بہار ہیں

یہہ دونو لاڈلے ہیں رسول کریم کے — یہہ دونو گوشوارہ ہیں عرش عظیم کے

بوسہ لیا کئے ہیں نبی انکی صبح و شام — اکثر بنے ہیں انکے لیے سید انام

ریحان ہین یہہ دونو گلستان خلد کے
سردار ہین یہہ دونو جوانان خلد کے

یہہ دونو تھے شبیہ نبی سر سے تا قدم
لیکن کیا ہے اہل سخن نے یون رقم

تھے سر سے تا بسینہ حسن مثل مصطفا
شبیر بہی شبیہ تھے از سینہ تا بہ پا

ان دونون شاہزادون پہ جو جو ستم ہوئے
ایسے کسی پہ ظلم زمانے مین کم ہوئے

جسم حسن مین زہر کا ایسا اثر ہوا
چہرہ تو سبز ہو گیا ٹکڑے جگر ہوا

پہلے کلیجہ سم سے ترا شا امام کا
تیرون کا تودہ پہر کیا لاشا امام کا

حال حسین تشنہ دہن گر رقم کرون
لازم ہے لاکہہ جلد کا دفتر رقم کرون

گل کر دیا نبی کا چراغ ہزار حیف
لوٹا چمن علی ولی کا ہزار حیف

جب ذبح گوسفند کو قصاب کرتے ہین
معمول ہے کہ پانی سے سیراب کرتے ہین

قطرہ دیا نہ شاہ کو کشتا طلب کیا
پیاسا ہی مارا شمر نے کیا غضب کیا

گردن جو بوسہ گاہ رسالت پناہ تھی
نیچے عدو کی تیغ کے وہ بوسہ گاہ تھی

سیمے اون جا بیے تھے نہ ملک جسم تمام مین
آئے شریر آگ لگی اوس خیام مین

تھا دوسرا عمر ہی نہ پہلے عمر سے کم
یہہ قاتل امام تھا وہ بانی ستم

اوس نے تو قصد گہر کے جلانیکا تہا کیا
اس نے نبی کی آل کا خیمہ جلا دیا

وہ سر کہ جس سے تاج امامت کا تہا مشرف
نیزے پہ کربلا سے گیا شام کی طرف

نیچے شقی نے تخت کے رکہوا دیا اوسے
دروازہ خراب پہ لٹکا دیا اوسے

ذکر امام چہارم

چوتھے امام حضرت زین العباد تھے — جو کربلا میں قیدی اہل عناد تھے

مشغول تھے عبادت حق میں صباح و شام — ذکر خدا سے کام تھا دنیا سے تھا نہ کام

گھر میں لگی تھی آگ وہ خود تھے نماز میں — مطلق نہ فرق آیا تھا سوز و گداز میں

یوسف گرے جو چاہ میں یعقوب رو رہے تھے — ہر چند وہ نبی تھے مگر خوب رو رہے تھے

باقر گرے کنوئیں میں تھے عابد نماز میں — اصلا نہ فرق آیا تھا راز و نیاز میں

لڑکے کی والدہ نے بہت آہ و زاری کی — الفت نے اوس کے جوش کیا بیقراری کی

حضرت کے حق میں بے ادبی سے بھی کچھ کہا — پر وہ امام حق کی عبادت ہی میں رہا

فرض خدا کو جب کہ بخوبی ادا کیا — لڑکے کو معجزے سے کوئیں سے رہا کیا

پھیلائے جا کے ہاتھ کنوئیں کے کنارہ پر — فرزند کا نکلنا تھا موقوف اشارہ پر

فرمایا اوسکی ماں سے کہ اے سست اعتقاد — لے اپنا نور چشم کہ دل تیرا ہووے شاد

ذکر امام پنجم

اور پانچویں محمد باقر کو جان امام — جنکے کہ علم و فضل سے ہے دین کا انتظام

عبد الملک کا بیٹا تھا حاکم ہشام نام — سینہ میں اوس لعین کے تھا کینہ امام

کرتا رہا ہے بحث امام انام سے — کہا یا کیے ہے زک وہ کلام امام سے

گھوڑے کو زین زہر سے کسکر ہشام نے — بھجوایا اوس امام دو عالم کے سامنے

ہر چند جانتے تھے امامت کی راہ سے — لیکن نہیں ہے چارہ قضای الٰہ سے

پہنچا کفن سوار ہوئے گھوڑے پہ امام
پہنچا بدن مین آہ اثر زہر کا تمام

سجاد کو شہید کیا ہے ولید نے
اور بعضون نے کہا ہے کہ خود اوس پلید نے

اون دونو بہائیون کا مروان و ادا سے
جتنا کہ کفر و بغض بیان سے زیادہ ہے

ذکر امام ششم

پہر اونکے بعد جعفر صادق امام ہین
جسکے کہ فیضیاب سبہی خاص و عام ہین

لاکہون ہوئے ہین اون کی ہدایت سے کامیاب
تصنیف اون کی فنون مین ہوئین چار سو کتاب

اوس وقت مین بہت تہے محبان حیدری
مشہور اس سبب سے ہوا دین جعفری

آتا تہا بوحنیفہ بہی حضرت کے سامنے
الزام اوسکو خوب دئیے ہین امام نے

منصور اوس زمانے مین ایک بادشاہ تہا
بدخواہ اہلبیت رسالت پناہ تہا

قتل امام پر جو ہوا مستعد شریر
بہیجے ہزار شخص کیا ایک کو امیر

اوس مرد سے کہا کہ تو جعفر کو قتل کر
لا جلد میرے پاس سر اوسکا معہ پسر

القصہ یہ امین ادہر سے روان ہوئے
آگاہ اس طرف بہی امام زمان ہوئے

بند ہولیئے در پہ شاہ نے دروازہ اونٹ کے
خود اور اہلبیت دعا مانگنے لگے

اکر کے اوس امیر نے ناقون کے سر لیے
حاکم کے پاس جا کے وہ سر دونو دہر دیے

غصہ سے دیکھکر کے لگا کہنے وہ لعین
یہ تو سر اونٹ کے ہین سر آدمی نہین

کی عرض اوس نے کیا کہون مین جو گیا وہان
آنکھون مین میرے آیا اندہیرا سا ناگہان

آئے یہہ دونو ناقے مجہے اسطرح نظر
جیسے کہ ایک جعفر اور ایک اوسکے پسر

اپنے گمان مین دونو کو مین مار آیا ہون
معلوم اب ہوا سحر حیوان لایا ہون

منصور اس کلام کو سنکے ڈر گیا
کہنے لگا کسی سے نہ کہیو یہہ ماجرا

کرتا رہا یہہ قصد بکرار وہ لعین
دیکہا کیا ہے معجزے ہر بار وہ لعین

لیکن نہ اوسکو خوف تہا خالق سے کچہ بہی
آخر اوسی نے مار لیے حضرت کو زہر سے

ذکر امام ہفتم

اب ساتوین امام کا لے نام با ادب
موسی تو اون کا نام ہے کاظم ہوا لقب

صالح بہی اونکو کہتے تہے صابر بہی کہتے تہے
ظلمون کو سہتے تہے وہ عبادت مین ہتہے

ہارون کی قید مین جو وہ عالیجناب تہا
ذکر خدا تہا کچہہ نہ اونہین اضطراب تہا

چڑہتا تہا فضل جب کہین پشت بام پر
پڑ جاتے تہے نگاہ تب دیکہے امام پر

پوچہا کسی نے ایکدن اوس سے کہ اے عزیز
بتلاؤ کہائے دیتی ہے اس گہر مین کون چیز

روزن سے دیکہ کرکے یہہ اوس شخص نے کہا
ہے جامہ سفید زمین پر پڑا ہوا

کہنے لگا کہ غور سے تو کر ذرا نظر
اوس نے کہا کہ کوئی ہے سجدہ مین خاک پر

بولا کہ کون شخص ہے تو جانتا نہین
آقا ہے تیرا حیف کہ پہچانتا نہین

پہر خود کہا یہہ موسی کاظم ہے خاک پر
کرتے ہین سجدہ صبح سے تا وقت دوپہر

ہوتا ہے جب زوال کا وقت آفتاب کا
کرتا ہے اطلاع غلام اوس جناب کا

تا شام ورد ایزد دادار کرتے ہین
بعد از نماز شب کو کچھہ افطار کرتے ہین

ہرکارہ اوس لعین کے معین جو تھے وہان
کرتا ہے ایک ومنین کا اسطرح سے بیان

حضرت جواد دن کو مین مناجات کرتے تھے
اکثر سنا ہے مینے کہ یہہ بات کرتے تھے

یارب مین تجھسے کرتا تھا یہہ آرزو مدام
ملجاے مجھکو تیری عبادت کا ایک مقام

جسجا کہ دل کو کوئی تردد کی جا نہو
جسجا کہ کوئی تیرے سوا اے خدا نہو

صد شکر ہے کہ ایسی جگہہ تو نے دی مجھے
جو میری آرزو تھی الہی ملی مجھے

زندان مین سے تھے اسطرح سالها
ہارون کو قصد قتل کا اونکے بہت رہا

اعجاز دیکھکر کے کبھی ڈرتا تھا لعین
بدنامی کا خیال کبھی کرتا تھا لعین

آخر اسی نے زہر دیا ہے امام کو
پر اسطرح کہ ہوئے نہ ظاہر عوام کو

بھیجا حکیم درد مین خود مبتلا کیا
جب ہوگئے شہید تو ماتم بپا کیا

ظاہر مین دفن کفن بھی ہارون نے کیا
پر کرتے ہین بیگے دفن اماموںکو اوصیا

ہرچند سے تھے مدینہ مین فرزند آپ کے
دم بہر مین آئے معجزہ سے پاس آپ کے

پوشیدہ آئے خوف سے اور غسل دے گئے
والد کو دفن کرکے مدینہ کو پہر گئے

ذکر امام ہشتم

ہیں آٹھویں علی رضا دین کے بادشاہ
عالم ہر ایک طریق کے آتے تھے اونکے پاس
جنکو بڑا گھمنڈ تھا الزام کھاتے تھے
ایک دن ہر ایک دین کو حضرت نے رد کیا
جو وہ لعین مان گیا اوس امام کو
جانا امام نے کہ کریگا دغا لعین
یوسف نبی کے بیٹے تھے اور خود بھی تھے نبی
حضرت کے مرتبہ پہ ذرا کیجئے نظر
جب حضرت رضا نے نیابت نہ کی قبول
اپنا ولی عہد کیا اس نے آپ کو
اسمیں بھی خود امام رضا کی رضا نہ تھی
آخر ولی عہد ہوئے حضرت امام
سکہ بنام نامی حضرت کیا گیا
منظور تھا لعین کو ہو دین میں فساد
جانیں امام کو کہ انہیں جب جاہ ہے

مامون نے شہید کیا اونکو بیگناہ
حضرت سے بحث کرنے میں جو تھے بدخصال
کافر جو زک اوٹھاتے تھے ایمان لاتے تھے
مامون نے اودن سے بیٹی کو تب نامزد کیا
کرنے لگا سپرد خلافت کے کام کو
یہ بات تھی فریب کی کچھ بیجا نہیں
کی تھی اوہوں نے فکر مگر ملک و مال کی
مامون سلطنت کو کہا اوس نے کس قدر
کرنے لگا یہ عرض کہ اے نائب رسول
ہر شے کا اختیار دیا میں نے آپ کو
لیکن اگر نہ مانتے بچنے کی جا نہ تھی
کرنے لگے امور شریعت کا انتظام
اسم شریف نقش نگین ہر جا لکھا گیا
کم ہوئے اہل دین کا حضرت سے تھا تمام
خواہش سے ملک و مال کی دولت کی جاہ کی

دو نوت سے رتبہ اور بڑہا اوس جناب کا ‏ رفعت سے نور پہیلا ہے آفتاب کا

حسن امر کو کہ خوب وہ سمجہا تہا بد ہوا ‏ حضرت سے تب لعین کو بغض و حسد ہوا

بلوایا ایک روز امام انام کو ‏ انگور زہر بہر کے کہلایا امام کو

جانے لگے تو کہنے لگا جب تم ہو کہان ‏ فرمایا جس مکان مین تو نے کیا روان

دروازہ گہر کا بند کیا بیٹہے شاہ دین ‏ آ پہنچے معجزہ سے امام نہم وہین

حضرت نے نور چشم کو آغوش مین لیا ‏ تہا جو کہ راز علم امامت بتا دیا

جب وہ امام دار جہان سے روان ہوا ‏ آب و حنوط با کفن اوسجا عیان ہوا

بیٹے نے بعد غسل و کفن کے پڑہی نماز ‏ کی روح انبیا و ملائک نے بہی نماز

چہت پہٹ گئی جنازہ سوے آسمان گیا ‏ معلوم کچہہ ہوا نہ کسیکو کہان گیا

اوترا تو شاہزادہ نے لاشہ اوٹہا لیا ‏ جس جا یہ روح نکلی تہی اوسجا لٹا دیا

اسطرح سے لٹا دیا جیسے کہ تہے وہین ‏ گویا نماز و غسل و کفن کچہہ ہوا نہین

ماموں آیا اتنے مین گریان و نعرہ زن ‏ دلوایا اوس نے نعش کو پہر غسل اور کفن

بالجملہ جب جنازہ کو لیکر روان ہوے ‏ مدفن پہ معجزات بہت سے عیان ہوے

منظور باب قبر مین یون تہا لعین کو ‏ ہارون کی قبر آگے ہو حضرت کی پیچہے ہو

وہ قبلہ جہان تہا غلط سمجہا یہہ شقی ‏ ہاری کدال خاک وہان کی نہ کہد سکی

ہارون سے آگے بڑھ کے جو ہین کہودنے لگے
دیکھا کہ ایک ضریح ہے تیار پہلے سے

مدفون کیا وہان پہ امام زمان کو
گویا ملایا خاک مین ایک آسمان کو

ذکر امام نہم

اب لیجیے جناب محمد تقی کا نام
فرزند ہین رضا کی وہی ہین نوین امام

تہے نو گل دمیدۂ بستان مصطفیٰ
تہے سرو نونہال خیابان مصطفیٰ

چہوٹے تہے سنمین تاج امامت ملا اونہین
طفلی مین کی تہی حق نے یہہ دولت عطا اونہین

شیعون کو پہلے شبہ ہوا تہا یہین سبب
پہر معجزونکو دیکہہ کے ایمان لائے سب

مامون ایک روز گیا تہا پئے شکار
ہمراہ اوس لعین کے تہی فوج بیشمار

لڑکے کہڑے تہے راہ مین اور حضرت تقی
گذرا اوسطرف سے بڑی دہوم سے شقی

اطفال بہاگ گئے اضطرار سے
حضرت وہین کہڑے رہے عزو وقار سے

حیرت ہوئی لعین کو گہوڑیکو روک کر
کرنے لگا نگاہ تعجب امام پر

پوچہا کہ سب تو بہاگ گئے اس مقام سے
تمکو نہ خوف آیا میرے احتشام سے

فرمایا مجہسے تنگ ترا راستہ نہ تہا
تیرا کوئی گناہ بہی مینے کیا نہ تہا

بیجا مجہے ستائیگا تجہسے گمان نہین
ڈرنیکا بہاگنے کا سبب کچہہ عیان نہین

حیرت ہوئی کمال اوسے استقلال سے
اور محو تہا نظارۂ حسن و جمال سے

کہنے لگا کہ نام تو اپنا بتائیے ‎— ہمکو نسب تمام تو اپنا بتائیے

کہیے تو آپ کس کے بھلا نور دیدہ ہین ‎— کس کے چمن کے آپ گل نو دمیدہ ہین

فرمایا غنچہ چمن مرتضی ہون مین ‎— نوبادۂ ریاض حق مصطفی ہون مین

سنکر کے اس کلام کو سن ہو گیا لعین ‎— تہا جو تعجب اوسکو وہ جاتا رہا وہین

یاد آئے جو کہ ظلم کیے تھے امام پر ‎— ۸ بہیجا درود امام علیہ السلام پر

آگے بڑہا لعین جو گہوڑیکو چہیڑ کر ‎— میدان مین ایک تیتر اوسے آگیا نظر

تیتر پہ چہوڑا باز کو اوس بادشاہ نے ‎— باز ایسا اوڑ گیا کہ نہ پایا نگاہ نے

تب آسمان سے اوترا وہ شاہباز ‎— چہوٹی سی مچہلی چونچ مین لایا وہ شاہباز

حیران ہوا لعین کہ یہہ مچہلی کہان کی ہے ‎— ماہی تہ زمین تو ہے یہہ آسمان کی ہے

القصہ جب خلیفہ پہرا اوس مقام سے ‎— پہنچا جہا کہ باتین ہوئی تہین امام سے

اسکے بہی لڑکے بہاگ گئے اوس مکان سے ‎— حضرت رہے وہین پہ کھڑے عز و شان سے

مچہلی کو اوس لعین نے مٹہی مین لے لیا ‎— کہنے لگا کہ کیا ہے مرے ہات مین بہلا

جب کر چکا سوال وہ از راہ امتحان ‎— حضرت نے تب جواب مین اوسکے کیا بیان

دریا کئے ہین خلق خدا نے جہان مین ‎— اور بدلیون کو دی ہے بلندی مکان مین

اوڑتی ہین پانی پینے کو دریا سے بدلیان ‎— جاتی ہین بدلیون مین کیسوقت مچہلیان

جب یہ چھوڑتے ہین باز کو صحرا مین بادشاہ — آتی ہے اوسکی چونچ مین مچھلی بہی گاہ گاہ

ماہی کو اپنے ہاتہہ مین رکھتے ہین بادشا — کرتے ہین از نمایش خاصان کبریا

ماہی کی جب کہا ہی بیان کی امام نے — اوسکے بہی جی کی بات عیان کی امام نے

بولا خلیفہ سچ ہے کہ نور خدا ہو تم — حق ہے کہ نور عین امام رضا ہو تم

شادی کی اپنی بیٹی کی ساتہہ اوس جناب کے — جانا کہ ذرہ پر ہو نظر آفتاب کی

عالم بہت خلیفہ نے اکدن کیئے تھے جمع — رونق فزای بزم تھے حضرت بہی مثل شمع

آیا تھا ایک مسئلہ کا تذکرہ وہان — سب نے کیا بطور خود اوس امر کا بیان

حضرت سے جب سوال کیا اوس لعین نے — اعراض کی جواب سے سردار دین نے

ماموں نے امام سے اصرار جب کیا — حضرت نے حل وہ مسئلہ ناچار تب کیا

اون سب نے جو کہا تھا ہوا اوسکو ناپسند — حضرت نے جو بیان کیا وہ ہوا پسند

پوشیدہ ایک لعین نے کہا بادشاہ سے — مقبول ہووے یہ سخن اس خیرخواہ سے

انکو بہت سے لوگ سمجھتے ہین پیشوا — سردار کو متابعت ان کی نہین روا

فتوا اترا اوس نے سب علما سے جدا دیا — اور آپ نے اسی کے کیے پر عمل کیا

مشہور ہوگئی ہے یہ حکایت جہان مین — لوگونکا اعتقاد بڑہا اون کی شان مین

یہ سنکے رنگ سرخ ہوا اوس لعین کا — سینہ مین اوسکے شعلہ اوٹہا بغض و کین کا

ٹھہرائی ایک دوست سے دعوت امام کی
دعوت مین کی لعین نے عداوت امام کی

مارا شقی نے وارث خیر الانام کو
کھلوایا زہر ڈال کے کھانا امام کو

ذکر امام دہم

لیتا ہون اب امام علی نقی کا نام
ہین دسوین وہ امام درود اون پر اور سلام

فرزند ہین امام محمد تقی کی وہ
والد ہین حضرت حسن عسکری کے وہ

والد کی طرح چھوٹے تھے سن مین ہوئے امام
لکھا ہے سات سال بھی گذرے نہ تھے تمام

مروی ہے ایکدن متوکل سوار تھا
ساتھ اوسکے لشکر و حشم بیشمار تھا

گھوڑے پہ وہ لعین تھا پیدل تھے وہ جناب
اشراف اور سبھی پیادہ تھے بیحجاب

گرمی تھی لو بھی چلتی تھی اور دور راہ تھی
حضرت عرق مین غرق تھے حالت تباہ تھی

ایک شخص نے کہا کہ مجھے ناگوار ہے
ہین آپ تو پیادہ یہہ ملعون سوار ہے

فرمایا اے عزیز کچھہ اسکا الم نہین
پیش خدا مین ناقۂ صالح سے کم نہین

سنکر یہہ بات ایک خردمند نے کہا
مرنے مین اس خلیفہ کے اب کچھہ نہین رہا

کفار نے جو ناقۂ صالح کو پے کیا
پہنچا تھا تین دن مین اونہین قہر کبریا

معصوم کے کلام مین ہرگز خطا نہین
بس تین روز یہہ بھی جئے گا سوا نہین

آخر یہی ہوا کہ گذرنے تھے تین دن
مارا گیا لعین ہوئے خلق مطمئن

حضرت سے جب کہ راوی نے یہہ ماجرا لکھا
فرمایا میں نے کہ سے اوسی روز بد دعا

ملعون نے بنایا تھا ایک برکہ سباع
اوسمیں یہ سب درندوں کا رہتا تھا اجتماع

ہوتا تھا جب کسی پہ وہ مردود خشمناک
اوسکو وہیں پہ بہیجتا تھا تاکہ ہو ہلاک

حضرت سے بھی اسیطرح ایکدن خفا ہوا
بہیجا وہیں امام کو پر سُنئے کیا ہوا

شہکو سوا نماز کے کار دگر نہ تھا
ڈر تہا خدا کا اونکو درندوں کا ڈر نہ تھا

تھے جتنے شیر بہیڑیے چیتے و تیندوے
آ انکے گرد امام کے سب مجتمع ہوے

زاری و عاجزی سے دمونکو ہلاتے تھے
پاؤں پہ اوس جناب کے موںہہ ملتے جاتے تھے

دیکہا جو ہین لعین نے بلایا شتاب سے
تا اعتقاد لائیں نہ لوگ اوس جناب سے

سمجہا نہ وہ کہ چہپتا ہے یہہ ماجرا کہیں
خود مر گیا حدیث کو دیکہو فنا نہیں

اوس نے تو جب چہپایا تہا اہل جہان سے
تم آج سن رہے ہو ہماری زبان سے

معتمد کو جبکہ مرتبۂ سلطنت ملا
مسموم اوس نے سید مظلوم کو کیا

جسوقت وقت فوت امام زمانہ تھا
کوئی امام یازدہم کے سوا نہ تھا

غسل و کفن دیا اونہیں باجان دردناک
والد کے رنج و غم میں گریبان کیا تہا چاک

ذکر امام یازدہم

ہیں گیارہویں امام وہ جنکا حسن ہے نام
ہادی و عسکری و ذکی ہیں لقب تمام

تھا معتمد خلیفۂ عباسی لعین | رکھتا تھا اہلبیت سے بغض و عناد و کین

مارا جب اوس نے حضرت ہادی کو زہر سے | برپا ہوا تھا شور و فغان اہل شہر سے

ظالم نے اس گناہ پہ بہی اکتفا نہ کی | کرنے لگا تلاش امام زمانہ کی

سنتا رہا تہا مرتبہ صاحب زمان کا | تھا خوف اوسکو اپنے زر و ملک و جان کا

تھین حریم خاص مین حضرت کی بیبیان | اسواسطے کہ جسکو شکم ہو کرین بیان

تھی ایک کنیز اوسپہ ہوا شبہہ حمل کا | ملعون نے ایک شخص کو اوس پر تعین کیا

تا حال سے ضعیفہ کے وہ باخبر رہے | لڑکا جو کوئی ہوئے تو ملعون سے کہے

یہہ فکر تھی کہ پیدا نہون صاحب الزمان | تا اوسکے ملک و مال پہ پہونچے کچہہ زیان

وہ ہو چکے تھے خلق پدر کی حیات مین | بندہ کو کچہہ بہی دخل ہے خالق کی بات مین

حاضر ہوئے تھے نعش پہ والد کے وہ جناب | جب پڑہ چکے نماز تو غائب ہوئے شتاب

پوشیدہ دشمنون کی نظر سے رہے مدام | تا اونکہ جا بجا پہ اون کے بنا اور ایک امام

ظاہر کسی پہ حمل تک اون کا ہوا نہین | خود وہان نے بہی نجانا کہ حامل ہے یا نہین

ذکر امام دوازدہم

اب بارہوین امام کا ہوتا ہے کچھہ بیان | یعنی محمد بن حسن صاحب الزمان

گیارہ امام مین سے کوئی اب رہا نہین | ہے کونسا ستم جو اونہون نے سہا نہین

دو ان مین سے شہید ہوئے تیغ قہر سے
اور نو کو بادشاہون نے مارا ہے زہر سے

اور بارھوین امام جو ہین صاحب الزمان
ہین زندہ لیک خوف سے اعدا کے ہین نہان

فیض اون کا ہے عیان وہ نہان ہین تو کیا ہوا
خورشید جیسے ابر مین ہووے چھپا ہوا

وہ باعث امان زمان و زمین ہے
عالم سب اس امام کا زیر نگین ہے

لفظ ظہور سے سال ولادت کا ہے ظہور ٢٥٥
لیکن بقول بعض ہے تاریخ لفظ نور ٢٥٦

غائب نہین امام سے رہتا جہان کبھے
ہوتا ہے آشکار کبھی تو نہان کبھے

الیاس و خضر و عیسی و ادریس زندہ ہین
اصحاب کہف صاید و ابلیس زندہ ہین

پہلے سے یہ نبی و شقی جیتے ہینگے سب
گر اولیا مین ایک رہا زندہ کیا عجب

منظور ہے خدا کو کہ ہو امتحان خلق
دیکھے کہ کیا ہے حال یقین و گمان خلق

مومن ہے کون کون ضعیف اعتقاد ہے
کس کے یقین و دین مین ضعف و فساد ہے

غیبت مین کس کے دین پہ آجاتا زوال ہے
ایمان کس کا رہتا ہے اس حال مین بحال

منقول ہے کہ سید سجاد نے کہا
غیبت مین جو امام کے ثابت قدم رہا

درجہ ملا جہاد کا پیش خدا اوسے
رتبہ شہید بدر و احد کا ملا اوسے

ہوئیگا ایک روز ظہور اس امام کا
ہوگا رواج ملت خیر الانام کا

بیعت کرین گے حضرت جبرئیل پیشتر
بعد اوس کے سب ملائک و جنات پھر بشر

عیسیٰ زمین پہ اوترین گے تب آسمان سے
ہوئیگی اقتدا او نہین صاحب زمان سے

کیسا عذاب آئیگا اعدائے دین پر
بس ایک دین ہوگا سراسر زمین پر

شرائط و صفات امام

تا این مقام ذکر تھا بارہ امام کا
ذکر صفات اب ہے مناسب مقام کا

مومن کو چاہئے کہ یہہ سب اعتقاد ہون
یہہ نام کر زبان پہ نہون دل مین یاد ہون

یہہ سب امام پاک ہین سہو و گناہ سے
افضل ہین سب سے پر نہ رسالت پناہ سے

عالی نسب یہہ سب ہین قریشی و ہاشمی
کوئی کمال وصف کی امنین نتھین کمی

ختنہ کئے ہوئے متولد ہوئے ہین سب
کرتے رہے ہین وقت ولادت ہی ذکر رب

جسطرح جو سامنے کی آتی ہے نظر
ویسا ہی دیکھتے تھے وہ سب اپنی پشت پر

انگڑائی اور جمائی کبھی آتی تھی نہین
فضلہ جو دفع ہوتا وہین کھاتی تھی زمین

ہوتی تھی ٹھیک درع نبی انکے جسم پر
دیتے تھے نیک و بد کی ملائک انھین خبر

ان سب کے علم و فضل سے معمور ہے جہان
وہ نور ہین خدا کی کہ پر نور ہے جہان

ہے بغض جسکو ان سے عجب ہے وہ بے نصیب
جو انکا دوستدار ہے اوس کے زہے نصیب

الفت ہے انکی فرض عداوت حرام ہے
دنیا و آخرت مین انھین سے کام ہے

ذکر موت و قبر

ہوگا دہوئین کا ایک پہاڑ اوسکے رو برو
کوہ سفید پیچھے پیچھے کہانا سا ہو بہو

نکلیگا وہ لعین بڑے قحط سال مین
ایک کوس طے کریگا قدم بھر کی چال مین

ہویگا اوس لعین کا جس چشمہ پہ گذر
پانی کا حشر تک نہ رہیگا وہان اثر

ہونگے مرید اوسکے بہت نطفہ حرام
قاتل ہین اوسکے مہدی و مقتل ہی اوسکا شام

ذکر دابۃ الارض

ثابت ہے مومنون پہ کتاب مبین سے
نکلیگا ایک دابۃ ایکدن زمین سے

ظاہر کریگا خلق پہ ایمان کا فساد
یعنے کہ اونکو تہا نہ امامونکا اعتقاد

منقول ہے کہ دابۃ الارض ہین علی
ہوتا ہے یہ بہت سی حدیثونسے منجلی

کہتے تہے خود علی کہ مین ہون صاحب عصا
سیسم ہے میری پاس مین ہون خازن خدا

نکلینگے اور راہ چلینگے زمین پہ
کر دینگے نقش اہل زمین کی جبین پہ

پہنے ہوئے انگوٹھی سلیمان کے ہاتہہ مین
ہوگی چہڑی بہی موسی عمران کے ہاتہہ مین

ایمان کا نشان انگوٹھی سے ہوئیگا
اور نقش کفر چہڑونپہ لاٹھی سے ہوئیگا

ذکر معاد

پھر بعد مرگ حشر کا باقی ہے مرحلہ
جب ہوگا اوسکا وقت تو آئیگا زلزلہ

صدمہ شکم پہ یہ پہونچیگا ڈر سے زچا کو انکو
بچونکا اپنے ہوش ہوئیگا ناؤن کو

شق ہوگا آسمان زمین بدل جائیگی
سب بے نور ہون گے تاری سیاہی سی چھاگی

ایک جا پہ جمع ہوئینگے شمس اور قمر
جون پشم ریزہ ہونگے پہاڑونکی سربسر

دو بار شور ہوئیگا آواز صور کا
اک بار شور مرگ کا ہے پھر نشور کا

کیفیت حشر و نشر

حکم خدا سے عادل جبار ہوگا جب
نکلین گے اپنی اپنی لحد سے برہنہ سب

جب تک کہ آئے حشر مین نوبت حساب کے
حالت عجیب ہوگی وہان اضطراب کے

ہون گے خراب حال سراسیمہ سربسر
مارین گے سینگ بعضے عزیزون کو جانور

پس جائینگے زمین پہ گر کے ہجوم سے
آئینگے چیونٹیون کیطرح پاون تلے

کوئی عرق مین ڈوبا ہوا تا بسینہ ہے
کانون تلک کسیکی کمر تک پسینہ ہے

جاتا ہے دہنی بائین کو بھٹکا ہوا کوئی
دوزخ کی ہے کناری پہ لٹکا ہوا کوئی

روتا ہے کوئی ڈر سے گیا ہے کوئی دہل
جلتا ہے کوئی پیٹ کے بہل کوئی منہ کے بہل

کرتے ہین بعضے شور و فغان کانپ کانپ کے
جنکے گلے مین طوق پڑے ہینگے سانپ کے

پامال ہون گے نیچے سمون کے کئی بشر
مشتاق ہونگی باپ کی اور بھائی کی خبر

ذکر میزان

محشر کا روز روز ثواب و عقاب ہے
جو جو کیا ہے اوسکا حساب و کتاب ہے

مرنا ہے ایکروز اجل کو بہی یاد کر
منکر نکیر کا بہی دلا اعتقاد کر

آتے ہوئے کرینگی وہ دانتون سے زمین
مشعل کیطرح آنکہین ہین اونکے چمک رہین

آواز ایسی جیسی کہ بجلی کی ہو کڑک
صورت وہ جسکو دیکہکی دل جائیگا دہڑک

پوچہینگے دین و قبلہ پیمبر کے نام کو
یہہ کہیکے کہ سر بتا ہو بارہ امام کو

ہے مرحلہ یہہ سخت سوال و جواب کا
رکہہ خوف اوسکا وقت ہی وہ اضطراب کا

رو یاد کرکے گوشۂ تاریک تار قبر
یہہ ناتوان جسم ہمارا اور فشار قبر

ایسا ہے چین قبر مین اچہون کی ذات کو
دولہ کو جیسے ہوتا ہے شادیکی رات کو

اور جو بد اعتقاد ہین یا ہین گناہگار
آتش ہے اونکے واسطے اور گرز و مور و مار

ذکر رجعت

ہوتی ہے ان اماموں کی رجعت بہی ایکدن
عسرت کے بعد ہوئیگی دولت بہی ایکدن

کافر وہ جس سے دین کے ہرگز نہ آئی بو
مومن وہ جسکے دین مین مطلق خلل نہو

اسطرح کے جو مومن و کافر ہوئے فنا
ہوئینگے زندہ تاکہ لیئے کچہہ جزا سزا

شہرت ابہی نہین ہوئی تہی خوب دین کی
ذمہ یہہ ہے خدا کی مدد مومنین کے

مارے گئے پیمبر و گمنام مر گئے
محنت کشی و صبر مین ایک نام کر گئے

قرآن مین وعدہ سب کی مدد کا ہوا ہے صاف
رجعت اگر نہو ہے تو وعدہ مین ہو خلاف

ڈر ہے ابھی تو ہم کو زر و عرض و جان کا — آئیگا ایک روز پھر امن و امان کا

دیندار بلکہ مال سے ہونگے کامیاب — عمرین طویل پائینگے اولاد بیحساب

جو جو کہ قدردار گئے ہین جہان سے — وہ سب امیدوار ہین صاحب زمان سے

ایکوقت ہے حسین علیہ السلام کا — وہ دن ہے اون کے دشمنون کے انتقام کا

شیر خدا علی کی بھی رجعت یقین ہے — فرزند کی کرینگے وہ نصرت یقین ہے

دنیا مین جبکہ حیدر کرار آئینگے — ستر ہزار آپکے انصار آئینگے

لکھا ہے رجعت اون کی بتکرار ہوئیگی — معلوم یہہ نہین ہے کہ کئی بار ہوئیگی

پیغمبر خدا کی بھی رجعت عجب نہین — نصرت کرین نواسیکی حضرت عجب نہین

جائینگے اس جہان سے جب صاحب زمن — دیوینگے سید الشہدا غسل اور کفن

ذکر دجال

دجال ہے لعین شقی اصفہان کا — کرتا ہون ذکر اوس کے بھی نام و نشان کا

مردود ہے وہ دشمن پروردگار ہے — صاید ہے اوسکا نام گدھے پر سوار ہے

بیشتر از امام عصر کریگا لعین ظہور — دہنی جو اوسکی آنکھ ہے اوسمین نہین ہے نور

بیچ ہے وہ سر جو آنکھ تو خونمین بھری ہوئے — مثل ستارہ ماتھے پہ اوسکے وہ ہی ہوئے

لکھا ہے خون سے آنکھ پہ کافر یہہ ہے شقی — اسطرح ہے کہ اسکو پڑھے بے سواد بھی

جل جائیگی جو جلد تو پھر اور ہوگی خلق	جب وہ جلی گئے اور اسطور ہوگی خلق
بعد از ہزار سال کرینگے یہہ آرزو	مالک سے یہہ کہینگے کہ خالق سے مانگ تو
دیوے وہ موت ہم کو کہ چھوٹین عذاب سے	تب وہ اونہین جواب یہہ دیگا عتاب سے
ہرگز نہ تم مروگے عبث یہہ سوال ہے	دائم ہے یہہ عذاب رہائی محال ہے
گرچہ فقط عذاب گناہونکا کم نہین	ایمان گر بچا ہے تو کچھہ اتنا غم نہین
ہونگے شفیع احمد و زہرا و مرتضے	بخشائینگے ائمہ محبونکے سب خطا
امید ہے خدا سے گناہونسی بیم ہے	ہم تو گناہگار ہین پر وہ کریم ہے

ذکر برزخ

مرنیکے دن سے لیکے قیامت کے دن تلک	برزخ ہے اسکا نام نہین اسمین کچھ شک
برزخ کے دن ہین سخت تردد کمال ہے	آسان ہین اگر کرم ذوالجلال ہے

ذکر فروع

توحید[1] اصول دین مین سے رکھہ تو بھلے یاد	عدل[2] و نبوت[3] اور امامت[4] ہی پھر معاد[5]
ان سب اصول دین کا اوّل بیان ہوا	تفصیل سے غرض تھی مجمل بیان ہوا
ہین چھہ[6] فروع دین کر انکا اب اعتقاد	صوم[1] و صلوٰۃ[2] و خمس[3] و زکوٰۃ[4] و حج[5] و جہاد[6]

ذکر صوم

پرہیز کرتے ہیے کیا ہو تم آب و طعام سے
ہر عضو کو بچائیے فعلِ حرام سے

ہرگز زبان پہ ذکر خدا کے سوا نہو
غیبت نہو یے شکوہ نہو افترا نہو

روزہ سپر ہے آتش دار البوار کے
سیہے نیند بندگی خدار روزہ دار کے

فرمایا ہے خدا نے یہ موسی کلیم سے
بھاتی ہے روزہ دار کی بو بی مجھے ہن

فرماتا ہے خدا کہ روزہ ہے میرے لیے
دیتا ہوں میں ثواب جو ہیں روزہ دار کے

جسکے ثواب دینے کا ذمہ کرے خدا
کیا ہی وہ خوب کام ہے کیا کچھ ہے وہ عطا

ذکر صلواۃ

ہرگز عمل نہیں کوئی افضل نماز سے
ہوگا سوال حشر میں اوّل نماز سے

وہ ہے ستون دین اگر ہو گئے قبول
برکت سے اوسکے ہوئیگے سب بندگی قبول

دیکھو تو کیا نماز کا رتبہ بلند ہے
گر ہے وہ ناپسند تو سب ناپسند ہے

طاعت کی سلطنت کے لیئے تاج ہے نماز
لکھا ہے اہل دین کے معراج ہے نماز

تارک ہے جو نماز کا بے وجہہ و بے سبب
کافر کہا ہے اوسکو پیمبر نے ہی غضب

پڑہتے ہیں جو نماز کو بے اعتنائی سے
واقف نہیں ہیں عز و جلال خدائی سے

منقول ہے حسن سے کہ کرتے تھے جب وضو
ہوتا تھا زرد خوف سے حضرت کا رنگ رو

پوچھا سبب کسی نے کہا تب امام نے
تو جانتا ہے جاتا ہوں میں کس کے سامنے

اعمال کو ترازو مین تولے گا کردگار — نامے اوڑینگے راست سے اور چپ سے بیشمار

اچھا ہے جسکا پلہ اعمال بھاری سے ہے — ہلکا ہے جسکا پلہ اوسے شرمساری ہے

جسکو کہ دست راست مین نامہ عطا ہوا — خوش ہوگا وہ کہ رنج و بلا سے رہا ہوا

جسکو کہ دست چپ مین ملا نامہ عمل — سو آرزو کریگا کہ آوے اوسے اجل

ذکر حوض کوثر

کوثر کا اعتقاد بھی مومن کو فرض ہے — وہ حوض ہے وسیع بڑا طول و عرض ہے

کیا آب خوشگوار ہے شیرین ہے سرد ہے — موتی کی آب جسکے مقابل مین گرد ہے

جینے کہ ایکبار پیا پیاس بجھ گئے — حاجت نہوگی پانی کے پینے کی پھر کبھی

کوثر پہ کوئی دشمن حیدر نہو سکے گا — غیر از محب ساقی کوثر نہووے گا

ہوگی رسائی حب علی کے سبب سے تجھے — بھر بھر کے جام دینگے امیر عرب تجھے

حیدر قسیم جنت و نار جحیم ہین — نازش کا ہے مقام کہ مولی قسیم ہین

ذکر صراط

چلتا ہے اس جہان مین جو احتیاط سے — گذریگا مثل برق وہان کی صراط سے

جو شخص راہ شرع پہ ثابت قدم نہین — اوسکے لئے صراط جہنم سے کم نہین

کیسی پل صراط کی باریک راہ ہے — بہشت کا ہے مقام خدا کی پناہ ہے

اوپر ہین اوسکی گہاٹیان مہیب کہ الامان	نیچے بہڑک رہا ہے جہنم کہ الامان
پرسش کسی سے ہوگی صلواۃ وزکواۃ کے	مشکل ہے اوسکو راہ ملی گی نجات کی
گذریگا کوئی ہتہ کے سنبہلتا ہوا کوئی	کوئی لٹک کے آگ مین جلتا ہوا کوئی

ذکر بہشت

نیکونکو حکم ہوگا کہ جائین بہشت مین	لذت طرح طرح کی اوٹہائین بہشت مین
میوے جو قصد کیجیے موجود ہین وہان	راہین جو رنج و غم کی ہین مسدود ہین وہان
جاری ہین نہرین باغون مین شہد و شیر کے	حورین وہ جنکی شکل ہے بدر منیر کے
پیری نہین مرض نہین مرنیکا ڈر نہین	انجام جب بخیر ہوا کوئی شر نہین
ہرچند ہین لذیز سراسر وہان ثمر	خوشنودی الہ ہے سب سے لذیز تر

ذکر دوزخ

کافر گناہگار منافق جلین گے سب	پیپ اور لہو ملیگا جو پانی کرین طلب
ہے میل اور پسینہ بہی اوسمین ملا ہوا	جلتا ہے اسطرح سے کہ تانبا گہلا ہوا
آئے گا اون کے سامنے برتن مین آگ کے	چہرونکا گوشت پوست جلائیگا بہاپ سے
کہانا وہان کا وہ ہے کہ کانٹون سے ہے بہرا	خازن وہ ہین کہ رحم نہین کرتے ہین ذرا
بچہو وہان ہین آگ کے اور مار ہین وہان	زنجیر و طوق آگ کے تیار ہین وہان

جو جابسے آگے صاحب عرش عظیم کے
لازم ہے رنگ اسکا اوڑے خوف و بیم سے

ہوتی تھیں جبکہ فاطمہ زہرا نماز مین
ہوتا تھا زرد ہول سے چہرہ نماز مین

پڑتا تھا عکس چہرہ کا دیوار و بام پر
اہل محلہ دیکھکے ہوتے تھے باخبر

ہوتی تھی سیدہ کو عجب دہشت خدا
دم رکتا تھا نکلتی نہ تھی حلق سے صدا

ذکر خمس و زکوۃ

خمس و زکوۃ و حج ہین امیروں کی واجبات
انکا بیان عبث ہے وہ کب مانتے ہین بات

قرآن سے ثبوت ہے خمس و زکوۃ کا
دینا ہے راہ خیر مین باعث نجات کا

منظور پرورش ہے خدا کو فقیر کی
ہے آزمایش اسمین امیر و وزیر کی

ہے جو کہ فقر و فاقہ و محنت مین مبتلا
سرداروں کی گناہ سے ہے اوسپر ابتلا

دیتے یہہ گر زکواۃ نہوتا کوئی فقیر
رہتے خدا کے فضل سے یہہ سب کے سب امیر

جاتا ہے جو کہ مال امیروں کے ہاتھ سے
منقول ہے کہ جاتا ہے ترک زکوۃ سے

جیسے کیا فقیر کو محروم مال سے
محروم ہے وہ رحمت ذوالجلال سے

ذکر حج

کعبہ مقام رحمت رب جلیل ہے
تعمیر جبرئیل و بنائے خلیل ہے

ہے وہ محل بخشش جرم و خطائی خلق
ہوتی ہے مستجاب وہان پر دعا خلق

کعبہ کا رتبہ جسنے سمجھہ کے نگاہ کی
منقول ہے کہ بس ہوئی بخشش گناہ کی

جو شخص تندرست ہے اور مالدار ہے
حج واجب اوسپہ عمر مین بس ایکبار ہے

ہے انتفاع خلق کا نفع خدا نہین
اسپر بھی گر بجا ہے تو کیونکر خطا نہین

دل بھی مثال کعبۂ بیت الحرام ہے
اللہ کی معرفت کا اسی مین مقام ہے

حج کر سکیگا نہو اگر دسترس تجھے
دل ہو خدا کی یاد مین کافی ہے بس تجھے

ذکر جہاد

ہے یہہ زمانہ غیبت صاحب زمان کا
وقت اب نہین جہاد کے ذکر و بیان کا

کفار سے جہاد کا بھی حکم اب نہین
غیبت مین اس حکم کے کسی سے طلب نہین

لیکن جہاد نفس سے ہمکو ضرور ہے
یہہ دشمن قریب ہے کافر تو دور ہے

ابلیس سے دلا تو عبث خشمناک ہے
شیطان کیا کریگا اگر نفس پاک ہے

ہاتھون سے نفس کے تیری حالت تباہ ہے
مارا ہے جسنے نفس کو وہ بادشاہ ہے

کرتا ہے آدمی کو خراب و تباہ نفس
رکھتا ہے سو طرح کے خیال گناہ نفس

اول تو منع کرتا ہے کار ثواب سے
رکھتا نہین ہے خوف خدا کے عذاب سے

شاید کوئی اگر عمل خوب ہو گیا
ہرگز بجا نہو کہ وہ مغلوب ہو گیا

مجھکو نہین یقین کہ اسمین ریا نہو
یا ہو سکے ریا تو تکبر کیا نہو

ذکر عجب و خود پسندی

اچھے عمل کی تجھکو ہدایت خدا نے کی
اعضا کو تیرے قوت و طاقت خدا نے دی

جو حق بندگی ہے ادا کر سکا نہین
کچھہ علم اپنے کام کے انجام کا نہین

کرتا نہین خیال تو ان سب امور کا
دیتا ہے دخل اپنے مین عجب و غرور کا

اسحال سے عمامہ تیری سر پہ حیف ہے
سر پر غرور پاؤن ہین منبر پہ حیف ہے

شیطان بہی رہا ہے عبادت مین مبتلا
اکدم کیا غرور تو مردود ہو گیا

طاعت مین انبیا کے تو عجز و قصور ہے
کیا تیری بندگی ہے کہ جسکا غرور ہے

ذکر ریا و خود نمائی

مطلب ریا سے کیا ہے کہ ہو وے تیری ثنا
کس کام کا جو مکر سے تو متقی بنا

طاعت وہ ہے کہ جو کہ خدا کو پسند ہے
کیا وہ نماز جو امرا کو پسند ہو

لکہا ہے جبکہ حشر کا بازار ہوئے گا
حاضر وہان یہ ایک ریاکار ہوئے گا

سب کو ملیگا اجر عبادت جدا جدا
اس شخص کو کریگا یہہ ارشاد خدا

اس بندگی کا کچھہ نہ ملیگا صلہ تجھے
جنکے لیئے کہ کی تہی اونہین سے ثواب لے

کیا وہ ثواب دینگے کہ محتاج خود ہین وہ
وہ کیا عطا کرینگے فقیر آج خود ہین وہ

شاخ عمل مین گرچہ ثمر بے حساب ہے
پر مزرع امید ترا اسے خراب ہے

محشر کے گیر و دار سے حالت تباہ ہے
محفل مین ہر طرف سے یہان واہ واہ ہے

خود تو کھڑا ہے جانب قبلہ نماز مین
اور دل ہے حرص مال سے سوز و گداز مین

دارالبقا کی دولت و نعمت کو چھوڑنا
دو دن کے مال و زر پہ گرا اپنے توڑنا

کس کام کا وہ مال کہ جسکو بقا نہو
وہ بھی نہین یقین کہ حاصل ہو یا نہو

ذکر بے اعتباری دنیا

دنیا پہ او کیا خدا نے نظر نہ کی
کی فقر مین بسر ہوس مال و زر نہ کی

ہے فقر فخر اوسکا جو فخر جہان ہے
تجھکو ہے ننگ فقر سے دولت کا دھیان ہے

جو فخر ہو نبی کا تجھے اوس سے عار ہو
کیا بات ہے یہہ دل مین ذرا شرمسار ہو

دنیا مین جسین کرینگی کیا تجھکو چاہ ہے
گھر تو تیرا لحد ہے جہان تیری راہ ہے

گر راہ ہے جہان کی ویرانہ ہونیدے
رہنی کی اپنی جا پہ اندھیرا نہونیدے

پہنا ہے آج تو نے مکلف لباس عید
کل بٹ چکی ہون تہان کفن کا تو کیا امید

دنیا پکارتی ہے کہ یارو سرا ہون مین
کہتی ہے قبر خانۂ رنج و بلا ہون مین

ایک حال پر قرار نہین ہے جہان کو
گردش ہمیشہ رہتی ہے اس آسمان کو

جو آج پہلوان ہے کل ناتوان ہے
جو شب کو تندرست سحر نیم جان ہے

کیا کیا جہان مین گل رخ سیمین عذار تھے
چشم و چراغ وقت تھے باغ و بہار تھے

کیا لکھیے حال اون کے لحد کے مزار کا
رکھا نہ کچھہ صبا نے اثر بہی غبار کا

تجھکو ملا ہے آج زر و مال باپ کا
تقسیم ہوگا غیر پہ کل ترکہ آپ کا

دیکھا بہت ہے آج تو شادی کی رات ہے
ہوتا ہے ناچ رنگ خوشی ہے برات ہے

اک حور کو عروس بنا کر بٹھاتے ہین
افشان چنتے ہین کبھین زیور پہناتے ہین

دولہہ کے سر پہ طرۂ دستار دہرتے ہین
محفل مین ہنستے بولتے ہین عیش کرتے ہین

مانند ہالہ گرد ہین اوس رشک ماہ کے
مہدی لگی ہے ہاتہون مین کپڑے ہین بیاہ کے

آئی خبر یہہ اتنے مین نوشاہ مر گیا
افسوس بیوہ رات کی بیاہی کو کر گیا

شادی کے گھر مین ہونے لگا ماتم ای غضب
نوبت کی جا پہ سینہ زنی کر رہے ہین سب

ہنستا ہے دیکھکر ملک الموت ان کا حال
یعنے کہ اپنے مرگ کا ان کو نہین خیال

کرتے ہین یہہ تو لاشۂ داماد پر بکا
وہ بہی کسی عزیز پہ ایک روز روئیگا

ان پر بہی ایک روز کوئی اور روئیگا
اوس کے لیے بہی نوحہ گر ایک اور ہوئیگا

ذکر صبر و شکیبائی

خالی زمانہ حادثہ سے کوئی دم نہین
دنیا ہے جای رنج و الم کسکو غم نہین

کیا کہئے اہل صبر کے جو جو ثواب ہین
یہہ لوگ اہل دین مین بہی انتخاب ہین

یہہ ہین خدا کی راہ پہ رحمت سی ہین قریب
بہیجا درود اون پہ خدا نے زہی نصیب

تجھکو ثواب رنج و بلا پر نظر نہین
محنت کا جو کہ اجر ہے اوسکی خبر نہین

کرتا ہے آرزو جو سمجھتا ثواب کو
راہ خدا مین جسم میرا پارہ پارہ ہو

کیا کیا نہ اہلبیت پہ جور و ستم ہوا
پر ایک شمہ صبر مین اونکے نہ کم ہوا

آقا وہ ہین تمہارے تم اونکے غلام ہو
لازم ہے تمکو اونکی اطاعت تمام ہو

وہ صبر تو محال ہے پر کچھہ تو کیجیے
دلکو تسلی اونکی مصیبت پہ دیجیے

تنہائی حسین کرو بیکسی مین یاد
زہرا کا فقر و فاقہ کرو مفلسی مین یاد

جسکا کہ مرگیا ہو کوئی نوجوان پسر
ہمشکل مصطفی پہ اوسے جاہئے نظر

مشہور ہے بہت تہا وہ پیارا امام کو
ہرگز نہ تہا فراق گوارا امام کو

نانا کے جب جمال کی ہوتی تھی آرزو
دل بہر کے دیکھتے تھے تب اکبر کا حسن و رو

معلوم ہے کہ چرخ نے آخر کو کیا کیا
ایسے پسر کو باپ سے رن مین جدا کیا

سینہ پہ نیزہ کھا کے گرا شہ کے سامنے
اکبر کے غم مین کیا ہی کیا صبر امام نے

کیا گذری کربلا مین جناب حسین پر
رکہتا ہے ایسے صبر کی طاقت کوئی بشر

ہوئین شہید راہ خدا مین اگر ہزار
سب کا ثواب دیتا ہے صابر کو کردگار

رونے سے بیشتر ہے نہ آئیگا جو گیا
وہ بھی گیا ثواب بھی رونے سے کہو گیا

کب ہے روا کہ ہاتھہ اوٹھائین ثواب سے
مطلب یہی کچھہ نہ ہاتھہ لگے اضطراب سے

نصایح متفرقہ

مومن سے ہے کر خطاب سلام علیک کا	واجب سمجھ جواب سلام علیک کا

نصیحت

لازم ہے آدمیکو کہ حق کی طرف کرے	نفسانیت سے حق نہ کسیکا تلف کرے

نصیحت

سینہ مثال آئینہ کے صاف چاہیے	اپنا ہو یا کہ غیر ہو انصاف چاہیے
ہوتا ہے عدل و داد سے عالم کا بندوبست	انصاف شیوہ ایست کہ بالائے طاعتست

نصیحت

جو مسئلہ کہ پوچھے کوئی تجھسے آن کر	گر ہوئے تجھکو علم تو اوسکا بیان کر
بے علم و اجتہاد کے فتوی روا نہیں	کہدے یہہ صاف صاف کہ مین جانتا نہیں
جرأت نکر کہ اسمین بہت خوف و بیم ہے	خالق پہ افترا سے گناہ عظیم ہے
ذلت اگرچہ ہوئے پہ فتوی ندیجئے	پیش خدا تو آپکو رسوا نہ کیجیے

نصیحت

ہرگز نہ بول جھوٹ مگر خوف و بیم سین	لعنت ہے کاذبون پہ کتاب کریم میں
دنیا میں راستی کا ضرر جو اوٹھائیگا	سچ بولنے کا نفع قیامت میں پائیگا

دولت جو مکر کیجیے تب ہاتھ آتی ہے
دنیا بغیر زور کے کب ہاتھ آتی ہے

ملتا ہے راستی سے بھلا مال و زر کہان
سیدھا ہے گرچہ سرو ولیکن ثمر کہان

عقبی مین راستی کا ثواب عظیم ہے
دین کی صراط مستوی و مستقیم ہے

نصیحت

مومن کو عیدین کا دیدار چاہیے
جب تین روز گذرین تو اکبار چاہیے

نصیحت

ہر وقت آدمی کو خدا کا حضور ہے
نزدیک ہے وہ گرچہ بشر اوس سے دور ہے

گردن کی رگ سے اور قریب اوسکی ذات ہے
دو کاتب عمل ہین کہ اونکا بھی ساتھ ہے

جو چیز دل مین گذری وہ معلوم ہو گئی
جو بات مونہہ سے نکلی وہ مرقوم ہو گئی

لازم ہے بس سمجھ کے کری بات آدمی
یاد خدا مین محو ہو دن رات آدمی

سنتا ہے وہ بعید کی بھی اور قریب کی
وہ بات کر کہ جسمین رضا ہو حبیب کی

بیجا نہ کہہ کہ دین مین نہ آجائے کچھہ خلل
شاعر کا خوب شعر ہے لکھتا ہون بر محل

کم حرف زن کہ خاطر دلدار نازک است
بار گہر نمیکشد این تار نازک است

ہر بات مین وجود یہ اوسکے اشارہ ہے
شاہد علوم غیب یہ ایک استخارہ ہے

ہر جا یہ استخارہ کی سے مصلحت عیان
مومن کے واسطے نہین کچھہ حاجت بیان

نصیحت

حق ماں کا اے عزیز ادا کیا کریگا تو ‏ ‏ جو کچھہ سلوک اوس نے کیا کیا کریگا تو
کیسے دکھوں سے ماں نے تجھے پرورش کیا ‏ ‏ بچپن ہی کے چین سراسر تجھے دیا
جیسا خدا کا شکر ہے اوسکا بھی شکر کر ‏ ‏ قرآن میں جو حکم ہے تجھکو نہیں خبر

نصیحت

مومن کا ذکر خیر مناسب ہے پشت پر ‏ ‏ غیبت نہ کیجے کہ زنا سے بھی ہے بتر
ہے یہہ عجب گناہ کہ جسمیں مزا نہیں ‏ ‏ مردیکا گوشت کھائیے ہرگز روا نہیں
خود تو گنہگار ہیں اور ونکو کیا کہیں ‏ ‏ ہم سب سے بدتر آپ ہیں کس کو برا کہیں
غیبت سے جز گناہ تجھے کچھہ نہیں وصول ‏ ‏ جسکو برا کہا ہے ثواب اوسکو ہی حصول
جو جو کہ کام تو نے کئی ہیں ثواب کے ‏ ‏ غیبت جو کی ثواب گیا تیرے ہاتھہ سے
اچھا رہا وہ جسکو کہ تو نے برا کہا ‏ ‏ ملجائیگا ثواب اوسے تیری کام کا
حسرت کی جا ہے اپنے لئے کانٹے بوئے ‏ ‏ نیکی کا جو ثمر ہے بدی کر کے کھوئے

نصیحت

کرتا رہ اے عزیز عیادت علیل کی ‏ ‏ یہہ راہ ہے حصول ثواب جبرئیل کی
اللہ کی خوشی ہے مراد اس سے ہوتی ہے ‏ ‏ اسمیں سستی بھی زیادہ اس سے ہوتی ہے

آتی ہے یاد دیکھ کے بیمار کو اجل
ہوتی ہے خوف مرگ سے کچھ رغبت عمل

کرتے ہیں شکر اسکا کہ بیمار ہم نہیں
گو مال و زر ہوئے یہ نعمت بھی کم نہیں

نصیحت

بیہودہ ایعزیز نہ ذرات صرف کر
تحصیل علم و فضل میں اوقات صرف کر

ہر علم نہیں وہ علم کہ جسمیں مفاد ہو
حق بات کا یقین ہو زاد المعاد ہو

وہ علم جس سے پیش خدا احترام ہے
تفسیر ہے حدیث ہے فقہ و کلام ہے

بیفائدہ ہے جفر و رمل کیمیاگری
علم نجوم و فلسفہ و سحر و ساحری

تاریخ کا بھی علم مفید اسقدر نہیں
مشہور ہیں کتابیں مگر معتبر نہیں

تاریخ ہو حدیث کی اوسمیں تو خوب ہے
جیسے کہ بحار حیات القلوب ہے

نصیحت

لازم ہے گرچہ فکر تلاش معاش میں
لیکن بہت خراب نہ ہوئے تلاش میں

پیدا کرے حلال سے روزی عیال کی
وجہ حرام سے نکرے فکر مال کی

تدبیر جب موافق تقدیر ہوتی ہے
ترکیب پاسکے نسخہ اکسیر ہوتی ہے

محتاج ہے تو سعی کرے اور دعا کرے
بیمار ہے دعا بھی کرے اور دوا کرے

مومن کو چاہیے کہ طریق رضا یہ ہو
کوشش کرے ولیک توکل خدا پہ ہو

تسلیم و صبر وقت تباہی ضرور ہے
نعمت ملے تو شکر الٰہی ضرور ہے

عصیان سے چاہیے کہ بہت اجتناب ہو
ہے سامنا خدا کا حیا و حجاب ہو

رکھے قدم سمجھ کے ہر ایک کارزار میں
جیسے کہ کوئی راہ چلے خارزار میں

منزل بہت کڑی ہے کہ جس سے مفر نہیں
کس نیند سو رہا ہے کہ اپنی خبر نہیں

برباد ہو کے خاک کمایا یہ کیا کیا
کہو بیٹھے ہائے عمر کا مایہ یہ کیا کیا

جاتی ہے عمر جیسے کہ باد صبا چلے
آئے تھے کس لیے سو یہاں کر کے کیا چلے

کیا کیا ہوا ہے ہم سے نہیں یاد اپنے کام
لکھے ہوئے ہیں نامۂ اعمال میں تمام

لذت جو تھی گناہ کی دم بھر میں مٹ گئی
تلخی جو اوسکی ہے وہ قیامت تلک رہی

سمجھا ہے کیا گناہ کو رکھ یاد زہر ہے
کر توبہ توبہ اوسکے لیے پادزہر ہے

ذکر توبہ

ہے بوجھ تیری پشت پہ جرم و گناہ کا
جانا ہے دور دھیان نہیں زاد راہ کا

جانا ہے اوس جگہ کہ کبھی تو گیا نہیں
تنہا چلا ہے ساتھ کوئی آشنا نہیں

معلوم کچھ نہیں کہ وہاں تجھ پہ کیا بنے
کوئی نہیں شریک اگر تجھ پہ آ بنے

درپیش وہ سفر ہے کہ دور و دراز ہے
پر شکر ہے کہ توبہ کا دروازہ باز ہے

توبہ کی ماہیت سے تو آگاہ ہے نہیں
توبہ فقط اَتُوبُ اِلَی اللّٰہ سے نہیں

گر اعتقاد دل سے کہ مینے برا کیا
کسکا عدول حکم کیا ہاے کیا کیا

توبہ زبان سے کرتا ہے جرم و خطا کے ساتہہ
ہرگز نہین یہہ توبہ ہنسی ہے خدا کے ساتہہ

لازم یہہ ہے ندامت و فریاد و آہ ہو
ہو عزم یہہ کہ اب نہ پھر ایسا گناہ ہو

کفارہ جس گناہ کا واجب ہو دیجیے
جس فعل کی قضا ہو قضا اوسکی کیجیے

واجب جو ہوے ایسا کہ جسکی قضا نہین
تدبیر اوسکی آہ و فغان کے سوا نہین

گالی کسی کو دی ہو تو کہہ تو ہی مجکو دے
مارا ہو گر کسی کو تو کہہ مجکو مار لے

گر بیگنہ کو قتل کیا ہے غضب کیا
کیا ہے جواب حشر گر اوسنے طلب کیا

وارث سے اوسکے کہہ کہ تو اب مجکو قتل کر
یا بخشدے گناہ کو یا لے عوض مین زر

بے اذن جو لیا ہے تو فی الحال دے اوسے
باقی نہو تو اوسکے عوض مال دے اوسے

غیبت کسیکی کی ہو تو پھر اوس سے بخشوا
اب اوسکی مغفرت کے لیے مانگ تو دعا

حق جس کا رکھہ لیا ہے عنایت کر اب اوسے
گمرہ جسے کیا ہے ہدایت کر اب اوسے

فضل خدا پہ رکھہ تو نظر اے گناہگار
رحمت سے اوسکی یاس نہو تجھکو زینہار

حکایت

سابق مین ایک شخص گنہگار تہا بڑا
کرتا تہا قتل خلق کو بیجرم و بیخطا

ظاہر ہوا فساد بہت اوسکی ذات سے
ننانوے شہید ہوئے اوسکے ہاتہہ سے

جب نشۂ خمار سے ہشیار کچھ ہوا / خواب گران جہل سے بیدار کچھ ہوا

پوچھا بتاؤ عالم دین کون ہے یہان / دانا ترین روے زمین کون ہے یہان

لوگون نے اوسکو نام کسیکا بتا دیا / راہب تہا کوئی دیر مین اوسکا بتا دیا

پہنچا جو اوسکے خدمت عالی مین خستہ حال / اظہار حال کرکے لگا کرنے یہہ سوال

ہر چند روسیاہ یہہ عبد ذلیل ہے / توبہ قبول ہونے کی کوئی سبیل ہے

اوس پارسا کے موہنہ سے یہہ نکلا اے جہول / تجہسے گناہگار کی توبہ نہین قبول

آیا جو اوس عزیز کو طیش اس کلام سے / اوسکا ہی سر بدن سے اوتارا حسام سے

سو آدمی تمام کیئے اوسنے جب تمام / پوچھا کہ کوئی اور ہے داناترا امام

تہا ایک مرد عالم و دانا روزگار / آوازہ اوسکا سنکے گیا با دل فگار

تصویر پہلے کہینچکے حال تباہ کے / پوچہے سبیل توبہ و عذر گناہ کے

اوسنے کہا کہ توبہ کا مانع کوئی نہین / یہہ شاہراہ بند ابہی تک ہوئی نہین

عازم فلانے شہر کا ہوکر یہان سے جا / اوس جا بہ جا کے عفو کی کر حق سے التجا

پہر عزم اس بلد کا وہان سے نہ کیجیو / ذکر خدا کو دور زبان سے نہ کیجیو

القصہ جلد اوسنے یہان سے سفر کیا / اثنا مین اوس سفر کے جہان سے سفر کیا

عاصی کے دلمین حسرت جانکاہ رہ گئی / یعنے بقدر نصف کے وہ راہ رہ گئی

نازل ہوئے تب اوس پہ فرشتے عذاب کے — رحمت کے بھی ملائکہ آئے شتاب سے

پہلے تو سب ملائکِ رحمت نے یون کہا — توبہ کو یہہ چلا تھا اگرچہ یہین رہا

لازم نہین ہے اب کہ ملامت کرین اسے — دو ہم کو تا کہ داخلِ رحمت کرین اسے

پھر یون کیا ملائکۂ قہر نے کلام — کی اس شقی نے عمر گنہ مین بسر تمام

توبہ ابھی نہ کی تھی کہ آئی اجل اوسے — ہرگز نہوگی اسکو رہائی عذاب سے

اتنے مین ایک فرشتہ کہ تہا صورتِ بشر — حکمِ خدا سے اوسکا دہان پر ہوا گذر

چاہا اونہون نے قصہ کو فیصل کرے وہی — مشکل پڑی ہے جو انپہ اوسے حل کرے وہی

اوس نے کہا کہ ناپو تو کتنی گزی ہے یہہ زمین — دیکھو تو نصف راہ یہہ آیا ہے یا نہین

ناپی گئی زمین تو ثابت ہوا اوسے — بالشت بھر زیادہ یہہ آیا ہے نصف سے

بس اوسکا نامۂ عملِ زشت دہو گیا — نیکو نمین صالحون مین وہ محسوب ہو گیا

تنگیٔ قبر و ظلمت و برزخ سے بچ گیا — رحمت ہوئی زہ اوسپہ کہ دوزخ سے بچ گیا

اوسکو زیارتِ علما کی امید تھے — اون نیکے سبب سے عفو و عطا کی امید تھے

ہر چند آرزو مین وفات اوسکی ہوگئی — برکت سے عالمون کے نجات اوسکی ہوگئی

سید بس اب خدا سے مناجات کیجئے — رو رو دعا سے عفو خطیئات کیجیے

مناجات